(ب) اس سبق میں نیچے لکھے ہوئے لفظوں کے واحد استعمال کیے گئے ہیں، آپ ان کو تلاش کیجیے:

۱- احکام ۲- اقسام ۳- انوار

۴- اوقات ۵- عقائد

(ج) خالی جگہیں مناسب الفاظ سے پُر کیجیے:

ہمسر- مخلوق- نعمت- آخری- مرنے

۱- اللہ ہی ہمیں ہر قسم کی ________ دیتا ہے۔

۲- اللہ کا کوئی ________ نہیں ہے۔

۳- فرشتے بھی اسی کی ________ ہیں۔

۴- ________ کے بعد ہم پھر زندہ کیے جائیں گے۔

۵- اللہ کے ________ رسول محمدؐ ﷺ ہیں۔

(د) آپ مندرجہ ذیل ناموں یا اسموں پر غور کیجیے:

۱- میز- باغ- سپاہی- قینچی- بازار- لڑکا

۲- انجیل- شالامار- احمد- کراچی- سلمیٰ- جہلم

آپ نے محسوس کیا ہو گا کہ جُز (الف) میں جو اسم ہیں وہ عام چیزوں یا جگہوں یا شخصوں کے نام ہیں۔ ان کو ہم اسمِ عام کہتے ہیں۔ جُز (ب) میں جو اسم ہیں وہ خاص چیزوں یا جگہوں یا شخصوں کے نام ہیں۔ ان کو ہم اسمِ خاص کہتے ہیں۔

آپ ان لفظوں میں سے اسمِ عام اور اسمِ خاص چُن کر الگ الگ لکھیے:

درخت- دریا- کتاب- محمدؐ- زبور- قرآن- رسُول- ہل- پھُول

حکیم محمدؐ سعید

جاؤ، آج تم سب آزاد ہو

رمضان ۸/ ہجری میں مکّہ فتح ہوا۔ رسول اللہ ﷺ اس شہر میں جہاں کافروں نے آپ ﷺ کی دعوت کو ٹھکرا دیا تھا اور آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہؓ کو طرح طرح سے ستا کر ہجرت کر جانے پر مجبور کر دیا تھا، اس شان سے داخل ہوئے کہ دس ہزار جاں نثاروں کا لشکر آپ ﷺ کے ساتھ تھا۔

آپ ﷺ نے اعلان کر دیا تھا کہ جو شخص کعبے میں پناہ لے گا اسے کچھ نہیں کہا جائے گا، جو اپنے گھر کے دروازے بند کر کے بیٹھ جائے گا وہ بھی محفوظ رہے گا اور جو ابوسفیان کے گھر میں پناہ لے لے گا، وہ بھی محفوظ ہو گا۔ یہ ابوسفیان وہی تھے جو اسلام کے سخت دشمن تھے، جنھوں نے مدینے پر بار بار حملہ کیا، عربوں کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکایا اور خود رسول اللہ ﷺ کو قتل کرنے کی سازش کی۔ مگر اب وہ کچھ دیر پہلے ایمان لے آئے تھے اور اللہ کے رسول ﷺ نے ان کی ساری پچھلی باتیں بھلا دیں تھیں اور ان کو یہ عزت دی تھی کہ ان کے گھر کو کافروں کے لیے پناہ گاہ بنا دیا تھا۔

حُضور ﷺ مکّے میں داخل ہو کر سیدھے بیت اللہ شریف پہنچے۔ وہاں جو بُت رکھے تھے، اُن کو گرایا، پھر خانۂ کعبہ میں داخل ہوئے، وہاں دیواروں پر جو تصویریں تھیں اُنھیں مِٹوایا، جو بُت رکھے تھے ان کو نکلوایا۔

اس کے بعد حُضور ﷺ نے لوگوں سے خِطاب کیا۔ خطبے کے بعد آپ ﷺ نے مجمع کی طرف دیکھا۔ بڑے بڑے کافر موجود تھے۔ ان میں وہ بھی تھے جنھوں نے حُضور ﷺ کی مخالفت میں دن رات ایک کر دیے تھے، اسلام کو مٹانے میں کوئی کسر نہ رکھی تھی، مسلمانوں کو ایذائیں پہنچائی تھیں، طرح طرح سے ظلم کیے تھے، آپ ﷺ کی راہ میں کانٹے بچھائے تھے، آپ ﷺ کے بارے میں ناگوار باتیں کہی تھیں، ان میں وہ بھی تھے جنھوں نے آپ ﷺ کے صحابہؓ کو شہید کیا تھا اور خُود آپ ﷺ کے چچا حضرت حمزہؓ کے خون سے ہاتھ رنگے تھے۔

آپ ﷺ نے ان سب کی طرف دیکھا اور پھر پوچھا:

"اے قریش کے لوگو! آج تم مجھ سے کس قسم کے برتاؤ کی توقع رکھتے ہو؟"

لوگوں نے ایک زبان ہو کر کہا:

"ہمیں آپ ﷺ سے بھلے برتاؤ کی توقع ہے۔ آپ ﷺ ہمارے شریف بھائی ہیں، شریف بھائی کے بیٹے ہیں۔"

حُضور ﷺ تو دونوں جہاں کے لیے رحمت تھے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

"جاؤ آج تم سب آزاد ہو۔"

کافروں میں سے ایک شخص آپ ﷺ کی طرف بڑھا تو رعب سے اس کا بدن کانپنے لگا اور اس کے قدم لڑکھڑانے لگے۔

آپ ﷺ نے دیکھا تو درد بھرے لہجے میں فرمایا:

"ڈرو نہیں، میں بھی قریش کی ایک عورت کا بیٹا ہوں، کوئی بادشاہ نہیں ہوں۔"

مشق

(الف) نیچے دیے ہوئے سوالات کے جوابات لکھیے:

۱- فتحِ مکّہ سے پہلے کافر مسلمانوں کے ساتھ کیسا سلوک کیا کرتے تھے؟

۲- فتحِ مکّہ کے بعد حُضور اکرم ﷺ نے کیا اعلان فرمایا تھا؟

۳- فتحِ مکّہ کے بعد جب حُضور ﷺ بیت اللہ شریف پہنچے تو کیا کیا؟

(ب) مندرجہ ذیل الفاظ کے متضاد لکھیے:

دشمن- سخت- محفوظ- عزّت- مخالف- ظلم

(ج) مندرجہ ذیل الفاظ کے واحد لکھیے:

صحابہ- کُفار- ایذائیں- توقعات- فتوحات

(د) حُضور اکرم ﷺ کی رحم دلی کا کوئی اور واقعہ لکھیے۔

(ہ) اپنے چھوٹے بھائی کو ایک خط لکھیے۔ اسے ایسی باتیں بتائیے جن سے انسان کو بچنا چاہیے۔